Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم خنیفہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
| جلد ۵۶/۲۱ | ۱۱ تبلیغ ۱۳۴۶ ہش ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ ۔ ۱۱ فروری ۱۹۶۷ء | نمبر ۳۰ |

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ربوہ ۱۰ فروری۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو بلڈ پریشر کی تکلیف میں پہلے کی نسبت تو افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ربوہ ۔ مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب اعلائے کلمۃ الاسلام کی غرض سے بیرونی ممالک جانے کے لئے مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۶۷ء بروز ہفتہ ساڑھے چار بجے سہ پہر لاہور روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت بروقت لاریوں کے اڈہ پر تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔
(وکالت تبشیر ربوہ)

جلسہ سالانہ پر بہت سے احباب اور عہدہ داران جماعت نے وقف عارضی کے فارم بھرنے کے لئے درخواست لئے تھے۔ ان سب سے درخواست ہے کہ یہ فارم جلد از جلد پر کر کے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوا دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء
(ابو العطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح و ارشاد
شعبہ تربیت ربوہ)

مکرم اعجاز نصر اللہ خان صاحب ابن مکرم جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاہور گردہ پھیلنے کی وجہ سے لندن میں بیمار ہیں۔ ان کا ایکسرے لیا گیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوا کہ پیشاب کی نالی میں کجی ہے جس کی وجہ سے پیشاب رکتا تھا اور گردہ پھیل رہا تھا۔ ایک آخری اطلاع کے مطابق انہوں نے ۶ فروری کو دوبارہ ہسپتال میں داخل ہونا تھا۔ اور ۷ فروری کو اپریشن ہونا تھا۔ خیال ہے کہ اپریشن ہو گیا ہوگا۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ نیز انہیں اور ان کے بیوی بچوں کو مثالی احمدی بننے کی توفیق بخشے آمین

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا بڑی شئے ہے اس سے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں

جب انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے تو آخری حیلہ دعا ہے

"اصول دعا میں سے یہ بات ہے کہ جب تک انسان کو کسی کے حالات کے ساتھ پورا تعلق نہ ہو تب تک وہ رقت اور درد اور توجہ نہیں ہو سکتی جو دعا کے واسطے ضروری ہے اور اس قسم کے حضور اور توجہ کا پیدا کرنا دراصل اختیاری امر نہیں ہے۔ دعا میں کوشش ہر دو طرف سے ہونی ضروری ہے۔ دعا کرنے والا خدا تعالیٰ کے حضور میں توجہ کرنے میں کوشش کرے اور دعا کرانے والا اس کو توجہ دلانے میں مشغول رہے۔ بار بار یاد دلائے۔ خاص تعلق پیدا کرے۔ صبر اور استقامت کے ساتھ اپنا حال زار پیش کرتا رہے تو خواہ مخواہ کسی نہ کسی وقت اس کے لئے درد پیدا ہو جائے گا۔ دعا بڑی شے ہے جبکہ انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے تو آخری حیلہ دعا ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہیں۔ مگر ایسی توجہ کی دعا ضرور ایک وقت چاہتی ہے اور یہ بات انسان کے اختیار میں نہیں کہ کسی کے واسطے دل میں درد پیدا کر لے ..... میرا مذہب یہ ہے کہ کیسی ہی مشکلات مالی یا جانی انسان پر پڑیں۔ ان سب کا آخری علاج دعا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر شے کا مالک ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کر سکتا ہے اور ہر شے پر اس کا قبضہ ہے۔ انسان کسی حاکم یا افسر کے ساتھ اپنا معاملہ صاف کرتا ہے اور اس کو راضی کرتا ہے تو وہ اسے بہت سا فائدہ پہنچا دیتا ہے۔ کیا خدا تعالیٰ جو حقیقی حاکم اور مالک ہے، اس کو نفع نہیں دے سکتا؟ مگر دعا کا معاملہ ایسا نہیں کہ انسان دور سے گولی چلا دے اور چلا جائے بلکہ جس شخص سے دعا کرانی چاہیئے اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔ دیکھو بازار میں آپ کو ایک شخص اتفاقیہ طور پر مل جاوے اور آپ اس کو پکڑ لیں اور کہیں کہ تو میرا دوست بن جا تو وہ کس طرح دوست بن سکتا ہے، دوستی کے واسطے تعلقات کا ہونا ضروری ہے اور وہ رفتہ رفتہ ہو سکتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۹، ۵۰)

مسعود احمد جہلمی پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ر فروری ۱۹۶۷ء

صراطِ مستقیم

ایک ہفت روزہ کی ایک حالیہ اشاعت کا اداریہ بزیر عنوان "اگر اسلام کے منہ میں زبان ہوتی تو ..." ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔

"اسلام کے منہ میں اگر زبان ہوتی اور وہ ان لوگوں کے گریبانوں میں ہاتھ ڈال سکتا جو اس کے نام لیوا کہلاتے اور دنیا کے تقریباً ایک تہائی حصہ میں آباد ہیں تو اسلام اپنی مظلومیت کی ایک نہایت رقت انگیز اور دردناک داستان سناتا۔

وہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو بتاتا کہ اسے غیروں سے کوئی گلہ نہیں اگر تھوڑا بہت گلہ ہے بھی تو وہ نظر انداز کر دینے کے لائق ہے کہ غیر اگر اتنا بھی نہ کرتے یا نہ کر سکتے تو پھر وہ غیر کہلاتے ہی کیوں؟ اسے گلہ تو اپنوں سے ہے کہ انہوں نے اپنا بن کر اس کے ساتھ دشمنی کی۔ اور دوست بن کر دانستہ یا نادانستہ طور پر اس کی پیٹھ میں خنجر بھونکا۔" (شہاب ۵ فروری ص۳)

اس کے بعد معاصر رقمطراز ہے:۔

"مجھے شکایت ہے کہ تم سب فرداً فرداً" اور اجتماعی طور پر میرا نام لیتے اور اپنے آپ کو میرا نتیجہ۔ میرا اثر۔ میرا عکس بتاتے ہو لیکن عملاً اس سے منحرف ہونے کا اعلان کرتے ہو۔ مجھے شکایت ہے کہ سب پہاڑوں کی چوٹیوں پر کھڑے ہو کر اعلان کرتے ہو کہ تمہارے نزدیک میرے اصول، میرے قانون، میرے معیار، میری تعلیم، میرا راستہ بہترین حتمی اور ناقابل تغیر ہے۔ لیکن عملاً اس اعلان کو جھٹلاتے ہو۔" (شہاب ۵ فروری ص۳)

آخر میں معاصر خود اس نتیجہ پر پہنچتا ہے:۔

"اگر اسلام کے منہ میں زبان ہوتی اور وہ مسلمانوں کے گریبان میں ہاتھ ڈال کر عرفات کی چوٹیوں پر یہ سوال کرتا تو ہمارے پاس اس کا کیا جواب ہوتا؟

ہمارے خیال میں آج اسلام دوستی کے اس عظیم غلغلے میں سب سے اہم سوال یہی ہے کہ کیا اس بہترین طریق زندگی اور نظام قانون کو نافذ کرنے کے لئے ہم کسی ایسی قوم کا انتظار کر رہے ہیں جو ہم سے بہتر ہو۔"؟

(ہفت روزہ شہاب ۵ر فروری ۱۹۶۷ء ص۴)

اس مضمون میں جو مرکزی بات ہے وہ یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ آج بھی تمام دنیا کے مسلمان اسلام کو بہترین لائحہ حیات بیان کرتے ہیں مگر پھر بھی اس پر خود عمل پیرا نہیں ہوتے اس کی کیا وجہ ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جب تک اسلام کو اس اعجازی رنگ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیش نہ کیا جائے گا۔ دوسرے الفاظ میں یعنی خود اسلام کی زبان میں، جب تک خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم نہ ہوگی۔ اس وقت تک مسلمانوں میں وہ ایمان اور وہ حق الیقین پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا تھا اور صحابہ کرامؓ ایسی جماعت تیار ہوئی تھی۔ جس نے سب کچھ پس پشت ڈال کر "اللہ اکبر" کا نعرہ بلند کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا۔

مشکل یہ ہے کہ بیمار کا علاج کرنے والے اپنے اٹکل ٹوٹکے استعمال کر کے توقع رکھتے ہیں کہ صحت حاصل ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ کا تجویز کردہ نسخہ استعمال کرنے سے اونہہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ قرآن کریم اور احادیث نبویؐ میں اس بیماری کے لئے جو نسخہ تجویز کیا گیا ہوا ہے۔ جب تک وہ استعمال نہیں ہوگا۔ بیمار کبھی صحت یاب نہیں ہو سکتا۔ خواہ لاکھ ٹکریں ماریں۔ یہی صراط مستقیم ہے۔ جس کے لئے سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے دعا سکھائی ہے۔ وہ نسخہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

اور حدیث مجدد دین میں بیان ہوا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ مجھے افسوس ہے کہ بد قسمتی سے مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ خوارق اور اعجاز اب نہیں ہیں پیچھے ہی رہ گئے ہیں۔ مگر یہ ان کی بد قسمتی اور محرومی ہے۔ وہ خود چونکہ ان کمالات و برکات سے جو حقیقی اسلام ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت سے حاصل ہوتے ہیں۔ محروم ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ تاثیریں اور برکات پہلے ہوا کرتی تھیں اب نہیں۔ ایسے بے ہودہ اعتقاد سے یہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان پر حملہ کرتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس وقت جبکہ مسلمانوں میں یہ زہر پھیل گئی تھی اور خود مسلمانوں کے گھروں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والے پیدا ہو گئے تھے۔ مجھے بھیجا ہے تا کہ میں دکھاؤں کہ اسلام کے برکات اور خوارق ہر زمانہ میں تازہ بتازہ نظر آتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۷۶)

وہ مصطفےٰ کے نور کا ذرہ تو ہی تو ہے

ہے جس کی پیشگوئی وہ حقا تو ہی تو ہے
مہدی تو ہی تو ہے وہ مسیحا تو ہی تو ہے

تجھ کو دیا گیا ہے دعاؤں کا معجزہ
دجال کو ہلاک کرے گا تو ہی تو ہے

جس نے قلم سے کام لیا ذوالفقار کا
وہ پہلوانِ ملتِ بیضا تو ہی تو ہے

وابستہ جس کے دم سے ہے تجدید زندگی
وہ فیضیابِ اسوۂ حسنہ تو ہی تو ہے

توحیدِ حق کا مشرق و مغرب میں آج پھر
جس نے کیا بلند پھریرا تو ہی تو ہے

وہ ذرہ جس سے پائی ہے تنویر نے ضیاء
وہ مصطفےٰ کے نور کا ذرہ تو ہی تو ہے

امانت فنڈ تحریک جدید

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔" (افسر امانت تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درس الحدیث

صحابہؓ کا عشقِ رسولؐ — سوال کرنے کی ممانعت

(از محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

محترم جناب مولانا ابو العطاء صاحب نے ۲۵ رمضان المبارک کو نمازِ فجر کے بعد مسجد مبارک ربوہ میں حدیث شریف کا جو درس دیا اس کا خلاصہ قارئینِ الفضل کے افادہ کے لئے اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

(خاکسار فیروز محی الدین واقفِ زندگی)

صحابہؓ کا عشقِ رسولؐ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے میری والدہ امّ سلیمؓ سے کہا میں نے حضور علیہ السلام کی آواز سُنی ہے اور اس میں بھوک کی وجہ سے کمزوری محسوس کی ہے۔ کیا آپ کے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ حضرت امّ سلیم نے جَو کی تین روٹیاں نکالیں اور اپنے دوپٹے میں لپیٹ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھجوا دیں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں جب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو میں نے آپ کو مسجد میں اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے پایا اور سب کے سامنے میں نے کھانا پیش کرنے میں جھجک محسوس کی۔ رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انسؓ! کیا ابو طلحہ نے تمہیں بھجوایا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں یا رسولؐ اللہ! حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا انہوں نے کھانے کے لئے بھجوایا ہے؟ میں نے عرض کیا حضورؐ ایسا ہی ہے۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا اُٹھو چلیں۔ میں حضورؐ کے آگے آگے چلا یہاں تک کہ ہم ابو طلحہؓ کے ہاں پہنچ گئے اور میں نے انہیں حضور علیہ السلام کے صحابہ کرامؓ کے ہمراہ تشریف لانے کی اطلاع دی۔ اس پر ابو طلحہؓ گھبرائے اور اپنی بیوی سے کہنے لگے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ساتھ آ رہے ہیں کھانے کا کیا بنے گا؟ حضرت امّ سلیمؓ نے کہا گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ ہمارے حالات سے بخوبی آگاہ ہیں۔ رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم گھر پہنچ کر ابو طلحہؓ کے ساتھ اندر گئے اور فرمایا اے امّ سلیم! گھر میں جو کچھ کھانے کے لئے ہے وہ لے آؤ۔ حضرت امّ سلیمؓ وہی جَو کی روٹیاں لے آئیں جو انہوں نے حضورؐ کے لئے بھجوائی تھیں۔ حضورؐ نے اُن روٹیوں کا چورا کرنے کا حکم دیا اور اس پر تیل زیتون ڈبیہ کا ڈال دیا گیا۔ بس کھانا تیار تھا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر دعا فرمائی اور باہر جو لوگ منتظر تھے اُن کو دس دس کر کے کھانے کے لئے اندر بلانے کی ہدایت فرمائی۔ دس آدمی اندر آئے انہوں نے بھی کھانا کھایا اور چلے گئے۔ پھر دس آدمی آئے انہوں نے بھی کھانا کھایا اور چلے گئے۔ پھر اور دس آدمی آئے انہوں نے بھی کھانا کھایا اور چلے گئے۔ یہاں تک کہ سب لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا اُن لوگوں کی تعداد ستر اسّی کے قریب تھی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اس کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو طلحہؓ کے خاندان نے کھانا کھایا۔ پھر بھی کھانا بچا ہوا تھا۔

اس روایت کا پہلا حصہ خاص توجہ کے لائق ہے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سُنی اور یہ محسوس کیا کہ آواز میں بھوک سے ضعف کی وجہ سے وہ زور اور شوکت نہیں جو عام طور پر ہوا کرتی ہے اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا کہ گھر میں جو کچھ بھی کھانے کے لئے ہے حضرت اقدسؐ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ چنانچہ امّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضرت انسؓ کو کھانا دے کر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوا دیا۔ یہ وقت اللہ تعالیٰ کی خاص تجلّی کا وقت تھا اسلئے حضورؐ نے کھانے کو مسجد ہی میں قبول کرنے کی بجائے حضرت ابو طلحہؓ کو بھی اس معجزہ میں شامل کرنے کی غرض سے اُن کے گھر جانے کا فیصلہ کیا۔ حضرت امّ سلیمؓ کا ایمان بھی قابلِ رشک ہے۔ انہوں نے اس انبوہِ کثیر کے آ جانے پر گھبراہٹ کی بجائے اللہ تعالیٰ پر توکل کا شاندار نمونہ دکھایا۔ یہ واقعہ جہاں ایک معجزہ ہے وہاں اس میں اصحابہ کرامؓ کے ایمان۔ اخلاص اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ یہ واقعہ حضرت اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی بلندی اور صحابہؓ کے ساتھ حضورؐ کی محبت کا بھی آئینہ دار ہے۔ حضورؐ نے باوجود خود بھوکے ہونے کے اپنے ستّر اسّی صحابہؓ کو پہلے کھانا کھلایا اور خود بعد میں تناول فرمایا اور اس طرح ایثار کا ایک نہایت شاندار نمونہ پیش فرمایا۔ اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّدٍ وّ اٰلِ محمّدٍ۔

سوال کرنے کی ممانعت

دوسری حدیث آپ نے ابو البشر قبیصہ بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان فرمائی جس میں وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھ پر بڑی چٹّی پڑ گئی جو میری برداشت سے باہر تھی میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مدد کی درخواست کی۔ حضورؐ نے فرمایا ذرا ٹھہرو صدقات آ جائیں تو میں تمہاری مدد کر دوں گا۔ پھر فرمایا اے قبیصہ سوال تین صورتوں کے سوا کسی صورت میں جائز نہیں:

ایک آدمی پر کوئی ایسی ذمہ داری پڑ جائے جسے وہ اکیلا نہ اٹھا سکے اس کے لئے سوال جائز ہے مگر اسی وقت تک جب تک کہ اس کی وہ ضرورت پوری نہ ہو جائے۔

دوسرا وہ شخص جسے کسی آفت نے تباہ حال کر دیا ہو اور اس کے پاس زندگی کو قائم رکھنے کے لئے کچھ نہ ہو۔ جب محض زندہ رہنے کے لئے اس کے پاس کچھ ہو جائے تو اس کے لئے مانگنا جائز نہیں۔

تیسرے وہ شخص جو فاقہ زدہ ہو اور تین عقلمند آدمی اس کے محلہ کے اس امر کی گواہی دیں کہ وہ فاقہ زدہ ہے اس کے لئے سوال جائز ہے اس وقت تک کہ اسے زندہ رہنے کے لئے کچھ مل جائے یا اسکی ضرورت پوری ہو جائے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے قبیصہ! ان تین صورتوں کے سوا کسی کے لئے مانگنا جائز نہیں اور اگر کوئی ایسے سوا مانگتا ہے تو حرام مال کھاتا ہے اور ناپسندیدہ اور مکروہ عمل کا مرتکب ہوتا ہے۔ اضطراری حالت کے سوا سوال سے گریز اور اجتناب ضروری ہے۔

اس روایت میں ایک اہم مسئلہ یہ بیان ہوا ہے کہ کسی شخص کا محض یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ میں فاقہ سے ہوں بلکہ نظام کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اس امر کی تسلی کرے کہ آیا شخص واقعی کمانے کے قابل نہیں یا محض سستی اور کاہلی کی بناء پر مفت کی روٹیاں کھانے کا خواہشمند ہے۔

اس سلسلہ میں ایک اور حدیث حضرت حکیم بن حزامؓ کی آپ نے بیان فرمائی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے کچھ مانگا حضورؐ نے عطا فرما دیا۔ اسکے بعد کچھ مانگا حضورؐ نے دیدیا تیسری دفعہ مانگا حضورؐ نے پھر بھی دیدیا اور فرمایا اے حکیم یقیناً اس قسم کا مال تر و تازہ اور شیریں معلوم ہوتا ہے لیکن جو لوگوں سے نفس کی خوشی سے بغیر سوال کے لیتا ہے اسکے لئے اس میں برکت ہوتی ہے لیکن جو مانگ کر طمع اور لالچ سے لیتا ہے اس میں برکت نہیں ہوتی۔ وہ کھاتا جاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔ بات یہ ہے کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے یعنی مانگنے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

حضورؐ کی یہ نصیحت حضرت حکیم بن حزامؓ کے دل پر بیٹھ گئی اور آپ نے عہد کیا کہ جب تک میں دنیا میں رہوں گا کبھی کسی سے کچھ نہ لوں گا۔ حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ میں جب غنائم کے اموال کثرت سے آئے اور صحابہؓ کو غنیمتوں میں سے حصے دئے جانے لگے تو حکیم بن حزامؓ نے اُن کے لینے سے بھی انکار کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ میں محسوس کیا کہ کہیں اُن پر اعتراض نہ ہو انہوں نے لوگوں کو کہا تم گواہ رہو میں حکیمؓ کو مالِ غنیمت میں سے اُن کا وہ حصہ دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر کیا ہے مگر یہ لینے سے انکار کرتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ حضرت حکیم بن حزامؓ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جب تک زندہ رہے انہوں نے کسی سے کچھ نہ لیا۔

یہ حدیث اس امر پر بھی روشنی ڈالتی ہے کہ صحابہ کرامؓ کے دلوں میں آپؐ کی اطاعت اور محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

حق یہ ہے کہ اسلام قناعت پسندی کی تعلیم دیتا ہے اور حتی الوسع سوال سے اجتناب کی تلقین کرتا ہے اور مسلمانوں میں محنت کر کے اپنا بوجھ خود اٹھانے کی عادت ڈالنے اور اپنے نفوس کے اندر غنا کی صفت پیدا کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک عزیزہ کے نام

(رقم فرمودہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی)

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ نے اپنی ایک عزیزہ کے نام جس کی حال ہی میں شادی ہوئی ہے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا ہے۔ یہ خط چونکہ اہم نصائح پر مشتمل ہے جس سے تمام احمدی بچے اور بچیاں فائدہ اٹھا سکتی ہیں اسلئے اسے شکریہ کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔

عزیزہ ......! حفظکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم۔ تمہیں نیا گھر۔ نئی زندگی ہر جہت سے مبارک ۔۔ تم جب سے گئی ہوئیں تمہیں کوئی خط نہ لکھ سکی۔ اگرچہ تمہاری یاد سے میرا کوئی لمحہ خالی نہیں ۔۔ بس کی تلافی تمہارے لئے میں مسلسل دعاؤں سے کرتی رہی ہوں۔۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

کیا تمہیں چند باتیں ایسی نہ کہہ دوں جن پر عمل کر کے تم دونوں جہان کی نعمتوں سے نوازی جاؤ؟ اور خدا تعالےٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں دوام حاصل کرو؟

سب سے پہلے تمہیں اپنے خدا سے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا چاہیئے۔ تمام اسلامی ارکان کی بروقت ادائیگی اور پابندی انسان کو وہ مقام عطا کر دیتی ہے جہاں پہنچ کر اُسے کسی بات کی احتیاج نہیں رہتی۔ خالق و مخلوق کے درمیان گہرا تعلق ایک ایسی ڈھال ہے جو اُسے کسی مقام پر ہراساں ہونے نہیں دیتا۔ تسبیح و تحمید درود شریف پانچ نمازوں کے علاوہ نوافل اور کلام الٰہی کا اہتمام انسان کو وہ رتبہ عطا کر دیتے ہیں جہاں خالق و مخلوق کے درمیان کوئی پردہ باقی نہیں رہتا۔ نبیٔ اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت و قدامت تمہارا شعار ہو۔ دعائیں کرنا تمہاری غذا ہو۔ اسلام کی ترقی و غلبہ کے لئے اسلام کی فتح کے لئے دعائیں کرنا تمہاری عادت میں داخل ہو۔

سلسلہ کی عظمت و محبت اور غیرت کا پورا احساس غالب رہے۔ سلسلہ کے وقار و عظمت کے ساتھ ہی ہر بچے احمدی کا وقار و عظمت ہے اور اسی کے ساتھ ہی حقیقی فلاح ہے۔

خلیفۂ وقت کی عمر و برکت و صحت کے لئے نیز آپ کے کام میں برکت کے لئے دعائیں کرنا تمہاری ہر دعا پر مقدم ہو۔ خلافت سے وابستگی تمہارا شعار ہو۔ آپکے ساتھ محبت و وابستگی میں تم اپنے اندر ایسی رُوح پیدا کرو۔ ایسا جذبہ پیدا کرو جو خلیفۂ وقت کے ہر حکم کی اطاعت کے لئے ہر لحظہ بیقرار رہے۔ حضور کے فرمان اور تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو اور اس معاملہ میں تمہاری طرف سے اس قدر فدائیت کا اظہار ہو کہ حضور کی زبانِ مبارک سے کسی قربانی کی تحریک ہوتے ہی تم دونوں اسے پورا کرنے والے ہوں۔ مرکز کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہو۔ اور سلسلے کے کاموں میں حتی المقدور بذاتِ خود حصہ لو اور اگر خدانخواستہ سلسلے کے کاموں میں حصہ لینے میں کوئی بات حائل ہو تو پھر تم ان خوش نصیب لوگوں کی جو سلسلہ کے کاموں میں ہمہ تن مصروف ہیں، خدا تعالےٰ کی ہردی ہوئی توفیق سے ان کی مدد کو اوّلین فرض سمجھو تاکہ اس طرح پر تمہاری تلافیٔ مافات ہوتی چلی جائے۔ کیونکہ سلسلے کے کاموں میں دلچسپی نہ لینا اور مرکز میں بار بار نہ آنا اور مرکز سے دُور رہنا بھی دین سے بے رغبتی کی دلیل ہے۔ اللہ تعالےٰ اس سے ہر احمدی کو محفوظ رکھے صحبتِ صالحین سے انسان صالح کا مقام پالیتا ہے۔

تم دونوں نے اگر وصیت نہیں کی ہوئی تو اب مزید تاخیر خدانخواستہ خیر و برکت میں تاخیر کے مترادف ہوگی۔ اس لئے اس طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے اللہ تعالےٰ آپ دونوں کو جلد توفیق دے۔ آمین

نعمتوں اور اللہ تعالےٰ کی نوازشات میں برکت کے لئے علاوہ مقررہ چندہ جات اور تحریک کاف میں حصہ لینے کے عام صدقات و خیرات میں فراخی بھی لازمی ہونی چاہیئے بلکہ بعض صدقات آپ دونوں کی طرف سے زائد مقرر ہونے چاہئیں جو دوبیلا اور بشری کمزوریوں کے لئے تلافی کا کام دیتے رہیں۔ یہ نایاب اور آزمودہ نسخہ میرے دادا حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ہے اور آپ نے اپنی اولاد کو اس کی وصیت بھی فرمائی تھی۔ خود تمام زندگی اس پر عمل کرتے رہے اور ہم سے عمل کرواتے رہے۔

یاد رہے! حسب و نسب ۔ دادا یا نانا کا نیک و بزرگ اور صحابی ہونا تمہیں تمہارے اعمال اور فرائض سے غافل نہ کر دے کیونکہ تمہارے اعمال تمہارے ساتھ ہوں گے تمہاری ذات خود اس کے حضور براہِ راست جوابدہ ہوگی۔

سلسلے کے کارکنوں ۔ واقفین مبلغین اور سلسلے کے نادار اور حاجتمندوں کے لئے بھی دعائیں کرنے کی اپنی عادت بنانا تمہارا فرض ہے۔

اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے ایک بڑی دولت قناعت اور صبر اور شکر ہے۔ اسے ہمیشہ اپنے مدِّنظر رکھو اور ھل من مزید کے روگ سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ یہ عارضہ ایسا ہے کہ وہ ہر نیک کام کے راستہ میں حائل ہو جاتا ہے اس سے انسان کی رُوح بیمار ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ وہ اُسے ایسے راستہ پر لے جاتی ہے جو خیر و برکت سے دُور کر کے اُسے دین و دنیا میں ناکام کر دیتی ہے۔ العیاذ باللہ۔ العیاذ باللہ۔

آپ دونوں اپنے گھر میں سلسلے کے اخبار اور رسالوں کو جاری کا اہتمام کریں تاکہ ان سے آپ کماحقہٗ مستفید ہو سکیں۔ آپ خلیفۂ وقت کے احکام و فرمان اور تحریکات سے آگاہ رہیں اس کے علاوہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ لازمی قرار دیں۔ کیونکہ یہ تمام لٹریچر روحانی خزانہ سے مالا مال ہے۔

مجھے امید ہے آپ دونوں اس پر کما حقہ عمل در آمد کی کوشش کر کے اللہ تعالےٰ سے اپنے لئے ہر نعمت اور خیر و برکت کے دروازے پوری وسعتوں کے ساتھ واجب کر لیں گے۔ انشاء اللہ۔

یہ سب کچھ لکھنے سے میرا مقصد تمہاری بہبودی ہے۔ تم دنیاداری اور اس کی خودساختہ بنائی ہوئی اور نسل در نسل کی ہوئی رسومات کے گھن چکر میں نہ پڑنا خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو؟ ان باتوں سے بالکل الگ رہ کر تم خدا تعالےٰ کے حکم اس کی خوشنودی و رضا کو ہمیشہ مقدم رکھنا۔ اور پھر اس کے رسولؐ کا اسوۂ حسنہ تمہارے مدِّنظر رہے۔ انبیاء اور خلفاء کے احکام کی اطاعت ہی میں تمہاری فلاح۔ تمہاری دینی دنیاوی بہبودی ہے۔ ان پر سختی سے عمل میں تم خدا تعالےٰ کی رضا کو پالو گی۔ اگر خدا تعالےٰ اور اس کے انبیاء اور رسولؐ راضی ہو جائیں تو پھر انسان کو کسی چیز کی احتیاج نہیں رہتی۔ یہ دنیاداری اور رسومات انسان کو خسارہ میں ڈالتی ہیں۔ العیاذ باللہ۔

میں آپ دونوں کے ساتھ ۔ قوم اور جماعت کی ہر بچی اور بچے کے لئے خدا تعالےٰ سے یہی آرزو رکھتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق دے۔ آمین۔ اگر جماعت کا ہر بچہ ان باتوں کو اپنا نصب العین بنالے تو میرا ایمان ہے کہ خدا تعالےٰ اُسے کسی مقام پر تنہا نہیں چھوڑے گا۔ وہ رحمتِ باری خود بڑھ کر اس کا ہاتھ تھامے گی۔ اُس کا سہارا اس کی پناہ بنے گی اور اسے ہر شر و بلا سے محفوظ و مامون رکھے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

میری دعا ہے اللہ تعالےٰ ہر گام پر تمہارے ساتھ ہو۔ وہ تمہیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ وہ تمہیں ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھے۔ وہ تمہیں ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ تم ہمیشہ دینی دنیاوی روحانی جسمانی سکون و اطمینان کی نعمت سے مالا مال رہو۔ آمین۔

"مہر آپا"

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

احمدی بچوں اور بچیوں کا واحد رسالہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان بچوں کی تربیت کے لئے بہت مفید ہے احمدی والدین اس مفید رسالہ کو اپنے بچوں کے نام جاری کروائیں۔ سالانہ چندہ صرف ۵ روپے

محمد شفیق قیصر

مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ

گمشدہ رسید بک

سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ راولپنڈی نے اطلاع دی ہے کہ رسید بک نمبر ۱۷۷۴۲ جو کہ رسید نمبر ۹۰ تک استعمال شدہ ہے گم ہو گئی ہے لہٰذا جملہ احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کریں۔ بلکہ اگر کسی دوست کو یہ رسید بک ملے تو وہ مہربانی فرما کر فوراً نظارت بیت المال کو واپس ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی اہمیت

مکرم لئیق احمد صاحب طاہر۔ شاہد

"تحریک جدیدؓ کی بنیاد ۱۹۳۴ء کے آخر میں رکھی گئی تھی اس تحریک کے سلسلے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک مطالبہ مالی قربانی کا فرمایا۔ یہ ایک طوعی قربانی کا مطالبہ تھا لیکن حضور کی خواہش تھی کہ جماعت کا ہر فرد اپنی حیثیت کے مطابق بطیب خاطر اس میں شریک ہو اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنے۔

ہر نئی تحریک کے موقعہ پر بہت سے لوگ بڑے عزم اور جوش کے ساتھ بڑے بڑے وعدے کرتے ہیں لیکن ان میں سے بعض وعدے ایفا کرنے کے لئے مناسب قربانی نہیں کرتے۔ سیدنا حضرت فضل عمرؓ نے بارہا اس بات کا اظہار اپنے خطبات میں فرمایا ہے کہ تحریک جدید کے چندوں کا وعدہ کرنا اور پھر اسے ایفا نہ کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔ حضور نے فرمایا ہے کہ تحریک جدید کا چندہ ایک طوعی چندہ ہے جسے جماعتی چندوں پر مقدم نہیں کرنا چاہیئے۔ جو شخص اپنی طبعی سستی اور کسل کی وجہ سے جماعتی چندہ ادا نہیں کرتا۔ وہ اگر تحریک جدید کے چندہ کا کوئی وعدہ کرتا ہے تو اس نے ابھی تک نظام جماعت کو ہی نہیں سمجھا۔ تحریک جدید جماعتی نظام کے لئے ایک ارہاص کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن بایں ہمہ جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ وہ اسلام کے اس غربت و افلاس کے زمانہ میں اسکی بھرپور مدد کرے۔ اپنے اخراجات کم کرے تا خدا کے دین کی خدمت کی اسے توفیق ملے۔

حضور فرماتے ہیں:۔

گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا۔ مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا۔۔۔۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء ضمیمہ الفضل ص۳ کالم ۲)

جو شخص خدا تعالیٰ کے حضور ایک وعدہ کرتا ہے اور پھر اسکو پورا نہیں کرتا اُس کے متعلق حضور فرماتے ہیں:۔

"پس تمہارے سامنے دونوں طریق موجود ہیں۔ زیادہ صحیح یہی ہے کہ ہر احمدی تحریک جدید میں حصہ لے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لے زندگی کو اتنا سادہ بنائے کہ اس پر قربانی دوبھر نہ ہو اور تمام وعدے پہلے تین۔ چار ماہ میں ہی ادا ہو جائیں۔ دوسرا مقام یہ ہے کہ تم بالکل انکار کر دو کہ ہم اس میں حصہ نہیں لیں گے۔ لیکن یہ سب سے خطرناک ہے کہ تم وعدہ کرو اور وقت کے اندر پورا نہ کرو۔ تم پہلے یہ چیز پوری طرح سمجھ لو اور پھر کام کرو۔ چاہیئے کہ تم سب اس میں شامل ہو جاؤ۔ اپنی زندگی کو سادہ بناؤ اور وعدہ کو وقت کے اندر پورا کرو۔ یا تم میں سے ایک حصہ یہ کہہ دے ہم آپ کے ساتھ اسلام کی جنگ میں شریک نہیں ہو سکتے لیکن اگر تم وعدہ کرو اور پورا نہ کرو تو یہ منافق کا کام ہے۔"

(الفضل ۱۸ ستمبر ۱۹۵۱ء ص۳ کالم نمبر ۲)

مومنوں کو خدا تعالیٰ اعمال صالحہ بجا لانے کا حکم دیتا ہے۔ یعنی ایسے نیک اعمال جو مناسب حال بھی ہوں۔ گو نماز پڑھنا بہت بڑی نیکی ہے لیکن کسی کے گھر میں آگ لگی ہو اور ایک شخص بجائے آگ بجھانے کے نماز ہی پڑھتا رہے یہ عمل صالح نہیں ہوگا اسی طرح آج اسلام کو مومنوں کے جان و مال کی ضرورت ہے۔ جس طرح قرون اولیٰ میں مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کے ہاتھوں اپنی جان اور مال فروخت کر دئے تھے۔ آج بھی اسلام کو ایسی ہی قربانیوں کی ضرورت ہے اسلام اس وقت نہایت غربت کی حالت میں ہے۔ کروڑوں کروڑ مسلمان غفلت کی نیند سو رہے ہیں اور اپنی جان اور اپنے اموال سے اس درد کا کوئی مداوا نہیں کر رہے ہاں ایک چھوٹی سی جماعت ہے جسے اسلام کا یہ غم چین سے بیٹھنے نہیں دیتا جو یہ عہد کر چکی ہے کہ اپنے زندگی کے آخری لمحات تک اسلام کے غلبہ کے لئے کوشاں رہے گی۔ گو اس وقت مخالفین جماعت کی اس عظیم الشان قربانی کو حقیر گردانتے ہیں اور جماعت کی خدمات کو دنیا کی نظر سے اوجھل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن مستقبل کا ایک انصاف پسند مورخ اس بات پر مجبور ہوگا کہ جماعت کی یہ خدمات سنہری حروف سے لکھے ورنہ اس کی تاریخ تشنہ رہے گی۔

اس وقت جماعت سے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ سلسلہ کی خدمت کریں تا اسلام کی سربلندی کا وقت قریب تر آجائے آج جو لوگ اس خدمت سے جی چراتے ہیں اور دوسری نیکیاں بجا لانے میں مستعد نظر آتے ہیں وہ درحقیقت اعمال صالحہ بجا نہیں لا رہے۔ کیونکہ عمل صالح وہ ہے جو مناسب حال اور وقت کی ضرورت کے عین مطابق ہو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی سمجھتا ہے کہ اس میں روپیہ کی قربانی کی ہمت نہیں تو وہ اپنی جان پیش کر دے اور خود کمائے اور خدمت دین کرے اور جس کے پاس روپیہ ہے وہ روپیہ پیش کر دے جس طرح دو بیل ایک گاڑی کو چلاتے ہیں اسی طرح دو چیزیں ایسی ہیں جن سے قومی گاڑی چلتی ہے۔ قرآن کریم میں متواتر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کا مال اور ان کی جانیں لے لی ہیں اور اسکے بدلہ میں ان سے جنت کا وعدہ کیا ہے اور یہی چیز تحریک نے پیش کی ہے ایک طرف وہ نوجوانوں سے کہتی ہے کہ آؤ اور خدمت دین کے لئے اپنی جانوں کو پیش کر دو۔ یہ وہی چیز ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے تمہاری جانیں اور تمہارے مال خرید لئے ہیں۔"

(الفضل ۵ دسمبر ۱۹۵۴ء)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں دولت کی اتنی فراوانی ہوگی کہ لوگ زکوٰۃ دینا چاہیں گے مگر کوئی لینے والا نہ ہوگا۔ ظاہر ہے کہ ایسے وقت میں اگر کوئی شخص اسلام کی خاطر بھاری قربانی پیش کرنا چاہیگا اور اپنے مال و منال سے اسلام کی خدمت کرنا چاہے گا تو اسکی یہ قربانی سراہی تو جائے گی۔ لیکن اس سے اسلام کو وہ تقویت حاصل نہ ہوگی۔ جو آج ایک معمولی قربانی سے حاصل ہو رہی ہے۔ اس وقت جماعت کے غریب اور مفلوک الحال لوگوں کو سچائی پر خدا تعالیٰ کا احسان ادا کرنا چاہیئے کہ انہیں بھی خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے اور پانچ۔ دس روپے کی قربانی پر انہیں خدا کا خلیفہ دعائیں دیتا ہے۔ لیکن ایک وقت آنے والا ہے جب کہ ان پانچ دس روپے کی کچھ حقیقت نہ ہوگی بلکہ بڑے بڑے نواب اور بادشاہ اس نظام نو کی تکمیل کے لئے لاکھوں اور کروڑوں روپیہ چندہ دیں گے۔ تب ایسے لوگوں کو جو آج خدا کے دین کی خدمت سے پیچھے رہ رہے ہیں حسرت ہوگی کہ کاش ہم نے بھی اپنے معمولی مال و منال سے دین محمدؐ کی آبیاری کی ہوتی۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ کی قربانیاں جنہوں نے اسلام کی ابتدائی غربت افلاس کی حالت میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ بعد کے مسلمانوں کی قربانیوں کے برابر ہیں۔ گو بعد میں مسلمان بادشاہوں نے کروڑوں روپیہ اس راہ میں خرچ کیا لیکن حضرت ابو الدرداءؓ حضرت انسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ نے اسلام کی خاطر جو چند خشک کھجوریں اور جو کے چند دانے پیش کئے تھے۔ ان کی حقیقت بہت زیادہ تھی کیونکہ جو قربانی غربت کے عالم میں کی جاتی ہے بعد کی بڑی قربانیوں سے بدرجہا بلند مقام رکھتی ہے اور بہت زیادہ مقبول ہوتی ہے۔

پس جماعت کے تمام احباب کو تحریک جدید کا یہ مطالبہ اپنی استعداد کے مطابق پورا کرنا چاہیئے۔ جو خدا کے دین کے لئے خرچ کرتا ہے کبھی بھوکا نہیں مرتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری یہ حقیر قربانیاں تقویٰ اور اخلاص پر مبنی ہوں۔ آمین

ولادت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۱/۱ کو میرے برادر اکبر شیخ عبد القدیر صاحب کو لڑکا عطا کیا ہے۔ اس کا نام وسیم شہزاد رکھا ہے۔ نومولود شیخ عبد العزیز صاحب آف لائلپور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خادم دین اور نیک بنائے۔

شگفتہ خاور فورتھ ائیر دھوبی گھاٹ لائلپور

۲۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ۵ دسمبر ۱۹۶۶ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے جو چوہدری فضل الہٰی صاحب فیکٹری ایریا کا پوتا اور نور حسین صاحب مرحوم آف سیالکوٹ کا نواسہ ہے احباب جماعت دعا فرمائیں نومولود اللہ تعالیٰ والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ اور خادم دین ہو۔ آمین

(رفیق احمد جمیل از پشاور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیہ فہرست مجاہدین تحریک جدید کراچی

جماعت احمدیہ کراچی

مرسلہ مکرم میاں عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی ایڈیشنل سیکرٹری تحریک جدید

(۳)

۸۷۔	مکرم محمد سلیم صاحب	سوسائٹی	..	—	۱۲
۸۸۔	” چوہدری غلام احمد صاحب	محمود آباد	..	—	۴۰
۸۹۔	” محمد اقبال صاحب	پیر کالونی	..	—	۴۰
۹۰۔	” نعیم احمد صاحب شریفی	صدر	۵۰	—	۱۰
۹۱۔	” مکرم مشتاق احمد صاحب ارشد دستگیر کالونی		..	—	۲۵
۹۲۔	” غلام فاطمہ اہلیہ متقی محمد حسین صاحب ڈرگ روڈ		..	—	۴۰
۹۳۔	” شیخ منیر احمد صاحب بکشن آفیسر معہ اہلیہ صاحبہ		۵۰	—	۸۰
۹۴۔	” ملک مبارک احمد صاحب	ناظم آباد	..	—	۶۱۱
۹۵۔	” ڈاکٹر ثناء اللہ صاحب انصاری	”	..	—	۶۲۰۰
۹۶۔	” مرزا عبدالرحمن صاحب عزیز آباد	”	..	—	۲۵۸
۹۷۔	” محترمہ ناصرہ نسرین صاحبہ	سوسائٹی	..	—	۱۵
۹۸۔	” امۃ الہادی صاحبہ نعیم	”	..	—	۱۴۰
۹۹۔	” کلثوم صاحبہ بنت خانبہادر دلاور خان	”	..	—	۱۰
۱۰۰۔	” مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نجات احمد صاحب		..	—	۳۰۰
۱۰۱۔	” امۃ الحی خالد صاحبہ		..	—	۱۴۰
۱۰۲۔	” بیگم چوہدری شاہنواز صاحب		..	—	۳۸۱
۱۰۳۔	” بیگم صاحبہ جنرل جیلانی صاحب		..	—	۱۲۰
۱۰۴۔	محترمہ بشریٰ محمود نواز صاحب		..	—	۸۰
۱۰۵۔	مکرم ڈپٹی محمد حسین صاحب ابی سینیا لائنز		..	—	۲۱
۱۰۶۔	” ارشاد احمد صاحب ہاشمی سوسائٹی		..	—	۸۲
۱۰۷۔	” محمد شریف صاحب کانپوری	ناظم آباد	..	—	۶۰
۱۰۸۔	” امان اللہ صاحب	منوڑہ	..	—	۱۵
۱۰۹۔	” عبدالرشید صاحب	لیاقت آباد	..	—	۲۲
۱۱۰۔	” محمد سعید صاحب	منوڑہ	..	—	۲۰
۱۱۱۔	” سید عبدالمالک صاحب	ملیر	..	—	۱۰
۱۱۲۔	” بچگان محمد صدیق صاحب	چارکس	..	—	۴۰
۱۱۳۔	مکرمہ استانی کلثوم بیگم صاحبہ	مارٹن	..	—	۳۰
۱۱۴۔	مکرم قریشی رشید احمد صاحب	ڈرم سرائی	..	—	۱۵
۱۱۵۔	” بشیر احمد صاحب	ایل۔ آر۔ او منوڑہ	..	—	۳۰
۱۱۶۔	” محترمہ پروین اختر صاحبہ	سوسائٹی	..	—	۱۰
۱۱۷۔	” مکرم شیخ امین الرحمان صاحب	”	..	—	۱۲
۱۱۸۔	” میجر محمد سعید صاحب	صدر	..	—	۶۰۰
۱۱۹۔	” چوہدری منور احمد صاحب	دستگیر کالونی	..	—	۲۷۵

لجنات اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کے امتحانات کے نصاب

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام کتاب "تربیتی نصاب حصہ سوم" چھپ کر تیار ہو چکی ہے۔ اس کی قیمت -/۱ روپیہ فی نسخہ ہے۔ لیکن جو لجنات ایک سو کتاب منگوائیں گی۔ انہیں ۲۵ فی صدی کمشن دیا جائے گا۔ لجنہ مرکزیہ کے زیر انتظام معیار دوم کے امتحان کے نصاب میں یہ کتاب شامل ہوگی۔ جس کا امتحان فروری کے آخری ہفتہ میں ہوگا۔ لیکن ضروری نہیں کہ جس نے امتحان ہی دینا ہو وہ کتاب منگوا دے۔ لجنات کو چاہیئے کہ کافی تعداد میں منگوا کر اپنی ممبرات کو دیں اور کوشش کریں کہ ہر ممبر اسے پڑھکر اپنے علم میں اضافہ کرے۔

۲۔ جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ۔ جو ناصرات الاحمدیہ کے بڑے گروپ کے نصاب میں شامل ہے۔ وہ بھی چھپ گئی ہے۔ اس کا امتحان ۳ اپریل کو ہوگا۔ ناصرات کے لئے یہ کتاب بھی دفتر لجنہ سے منگوائی جا سکتی ہے اسکی قیمت بھی -/۱ روپیہ ہے لیکن ایکسو کتاب منگوانے کی صورت میں ۲۵ فیصد کمشن دیا جائیگا۔

(صدر لجنہ مرکزیہ)

"مال ہو پاس تو دو اس سے زکوٰۃ صدقہ
فکر مسکین رہے تم کو غم ایام نہ ہو"

مندرجہ بالا شعر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک نہایت خوبصورت اور پیاری نظم سے لیا گیا ہے۔ حضور نے اسی طویل نظم میں احباب جماعت کو جہاں دیگر کئی قسم کی بیش بہا نصائح سے مستفیض فرمایا ہے۔ وہاں اس امر کی طرف بھی متوجہ فرمایا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ احمدیت جیسی عظیم الشان نعمت کے علاوہ تمہیں دنیاوی نعمت سے بھی نوازتا ہے تو زکوٰۃ و صدقہ کی ادائیگی میں کبھی بھی کوتاہی نہ کریں بلکہ اپنے دل میں مساکین و یتامیٰ کا بھی فکر رکھیں۔ یہ غم نہ کرو کہ اگر غریب کی مدد کریں گے تو ہمارا زر بیکم ہو جائے گا۔ اور پھر ضرورت کے وقت کیا کریں گے جو اس وقت محتاج ہیں ان کی دستگیری کرو۔ آئندہ ضرورت کو خدا پر چھوڑ دو۔ وہ انہیں خود بخود پوری فرمائے گا۔ اور اس کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ اگر آج تم مساکین کا فکر کرو گے تو خدا تعالیٰ بھی تمہیں غمی کے ایام نہیں دکھائیگا اس میں شک نہیں کہ بہت سے احباب اپنے پر واجب زکوٰۃ بڑے اہتمام سے مرکز میں از خود بھجوا دیتے ہیں مگر دیکھا گیا ہے بعض دوست اپنی بشری کمزوری اور عدم توجگی کے باعث غفلت برت جاتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ارسال مرکز فرما دیں تا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مستحقین کی مناسب امداد فرما سکیں۔

یاد رہے خلفائے کرام اپنی جماعت کے لئے بمنزلہ والدین کے ہوتے ہیں جس طرح ایک شفیق باپ اپنی اولاد کی تمام ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اسی طرح خلیفۂ وقت کو بھی جماعت کے کم استطاعت افراد کا خیال رکھنا پڑتا ہے مرکز ربوہ میں بیرونی جماعتوں کے غریب گھرانے آباد ہیں محدود وسائل ہونے کی وجہ سے وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حصول امداد کے لئے درخواستیں لکھتے رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر مخیر حضرات زکوٰۃ و صدقہ کی رقوم مرکز میں بھجوائیں گے تو حضور انور ان کی امداد فرما سکیں گے۔ لہٰذا عہدیداران جماعت سے گذارش ہے کہ جس طرح دیگر چندہ جات کی وصولی کے لئے خاص کوشش فرماتے ہیں۔ زکوٰۃ کی وصولی کا بھی اہتمام فرما دیں تا کہ ہم حضور کے درج ذیل مصرع کی عملی تصویر بن سکیں۔ اور آپ کا روح کو شادمانی حاصل ہو۔ آمین۔

> نظر انداز کوئی حصۂ احکام نہ ہو

(ناظر بیت المال (آمد) صدر انجمن احمدیہ)

امتحان زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال امتحانات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سلسلہ میں کسی قدر تبدیلی عمل میں لائی گئی ہے۔ یعنی امتحانات کے دو معیار مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ معیار اول بی۔ اے اور ایم۔ اے تک تعلیم رکھنے والی ممبرات کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ تمام ممبرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے تعلیمی معیار کے مطابق امتحانات میں شامل ہوں۔

دونوں معیاروں کی تاریخ امتحان فروری ۱۹۷۶ء کا آخری اتوار ہے۔ تمام عہدیدار ممبرات نوٹ فرمالیں۔

نصاب معیار اول:۔ ۱۔ سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کے پہلے چار رکوع با ترجمہ اور با تفسیر

نصاب معیار دوم: ۱۔ قرآن کریم کا پارہ نمبر سات با ترجمہ

۲۔ تربیتی نصاب حصہ سوم

۳۔ ا۔ مسجد میں جانے کی دعا۔ ب۔ بیمار پرسی کی دعا
ج۔ گھر میں داخل ہونیکی دعا (یہ تینوں دعائیں با ترجمہ)

نوٹ:۔ تربیتی نصاب حصہ سوم شائع ہو گئی ہے اور دفتر لجنہ اماء اللہ سے ملے گا۔ قیمت فی کاپی ۷۵ پیسے ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

جکارتہ: ۹ رفروری۔ صدر سوکارنو کو تمام اختیارات سے محروم کر دیا گیا ہے اور ملک میں حکومت کے اختیارات مردِ آہن جنرل سوہارتو نے سنبھال لئے ہیں۔ صدر سوکارنو کو انتظامی اختیارات سے محروم کرنے کا فیصلہ کل کابینہ کے ایک طویل اجلاس میں کیا گیا جس کی صدارت جنرل سوہارتو نے کی۔ اجلاس کئی گھنٹے جاری رہا اور اس میں ملک کی سیاسی صورت حال کے بارے میں بعض اہم فیصلے کئے گئے۔

کابینہ کے اجلاس کے بعد کابینہ کے وزیر اطلاعات نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اس وقت تک انڈونیشیا میں اقتدار اور قیادت "دو اشخاص" کے ہاتھ میں تھی جس سے سارا ملک پریشان تھا مگر آج یہ صورت حال ختم کر دی گئی ہے اور حکومت کا کام چلانے کے تمام اختیارات ایک شخص نے سنبھال لئے ہیں۔ مبصروں کا کہنا ہے وزیر اطلاعات جو جنرل سوہارتو کے حامی ہیں۔ ان کا اشارہ اس بات کی طرف ہی تھا کہ صدر سوکارنو کو تمام اختیارات سے محروم کر دیا گیا ہے۔

وزیر اطلاعات سے پوچھا گیا کہ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ صدر سوکارنو کو صدارت کے عہدہ سے برطرف کر دیا گیا ہے انہوں نے کہا آپ اس کا جو چاہے مطلب لیں لیکن میں اس سے زیادہ کچھ کہنے کو تیار نہیں ہوں کہ ہم نے سرکاری امور میں مداخلت بے جا کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اور اب تمام اختیارات ایک شخص کے ہاتھ میں ہیں۔

لاہور ۹ رفروری۔ افغانستان کے شاہ ظاہر شاہ اور ملکہ حمیرہ کا کل تیسرے پہر لاہور میں ہزاروں افراد نے پرجوش استقبال کیا۔ ایک خاص طیارہ شاہی مہمانوں کو لے کر تین بجے ہوائی اڈہ پر اترا۔ یہاں گورنر مغربی پاکستان جناب محمد موسےٰ نے ان کا استقبال کیا۔ بچوں نے مہمانوں کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ اس موقع پر ہوائی اڈہ کی عمارت کو خوب سجایا گیا۔

شاہ ظاہر شاہ اور ملکہ حمیرہ جب طیارہ سے باہر آئے تو گورنر موسےٰ نے آگے بڑھ کر نہایت گرمجوشی سے ان سے مصافحہ کیا ہوائی اڈے پر استقبال کے لئے گارڈ آف آنر بھی موجود تھی۔ انہوں نے شاہی مہمانوں کا پرجوش نعروں سے استقبال کیا۔ ہوائی اڈے پر گورنر محمد موسےٰ نے شاہ ظاہر شاہ کا تعارف کابینہ کے ارکان، اعلیٰ سرکاری افسروں اور ممتاز شہریوں سے کرایا جو ان کے خیر مقدم کے لئے موجود تھے۔

ہوائی اڈے کی تقریبات ختم ہونے کے بعد شاہی مہمان کاروں کے قافلہ میں گورنر ہاؤس تک کے راستہ کو خوب سجایا گیا تھا۔ راستہ کے دونوں طرف سکول کے بچے اور عوام استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ شاہی مہمانوں کی کار جب ان کے قریب سے گزرتی تو وہ تالیاں بجا کر ان کا خیر مقدم کرتے۔ شاہ ظاہر شاہ ہاتھ ہلا ہلا کر ان کے استقبالیہ نعروں کا جواب دیتے۔

شاہ ظاہر شاہ اور ملکہ حمیرہ کے ہمراہ شہزادی مریم۔ افغانستان کے وزیر خارجہ مسٹر نور احمد اعتمادی، وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ بھی پہنچے ہیں۔ شاہ افغانستان جمعرات کو لائل پور جائیں گے۔ اور واپسی پر دوپہر کا کھانا گورنر ہاؤس میں کھائیں گے۔ شاہ کی آمد کے موقع پر عوام کو ہوائی اڈے تک پہنچنے کی سہولت فراہم کرنے کے لئے خاص بسیں چلائی گئی تھیں۔

بعد ازاں شاہ ظاہر شاہ اور ملکہ حمیرہ کو شالامار باغ میں لاہور کے شہریوں کی طرف سے دعوت استقبالیہ دی گئی۔ جب شاہی مہمان گورنر محمد موسےٰ کے ساتھ باغ میں داخل ہوئے تو معززین نے تالیاں بجا کر ان کا خیر مقدم کیا۔

راولپنڈی ۹ رفروری۔ صدر ایوب اور شاہ ظاہر شاہ نے کل ڈیڑھ گھنٹہ تک غیر رسمی بات چیت کی دونوں سربراہوں نے باہمی دلچسپی کے امور اور بین الاقوامی مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ ملاقات کے بعد ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ مذاکرات بڑے خوشگوار ماحول میں ہوئے اور دونوں سربراہوں نے کھل کر بے تکلف ماحول میں باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت کی۔

ملاقات کے بعد شاہ ظاہر شاہ منگلا روانہ ہو گئے۔ جہاں انہوں نے منگلا بند کا معائنہ کیا۔ وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ ان کے ہمراہ تھے۔ اس سے قبل جکلالہ سے انہیں انتہائی پرجوش طریقہ سے رخصت کیا گیا۔ ہوائی اڈہ پر وزیر خارجہ کے علاوہ اعلیٰ حکام، معزز شہری اور افغان باشندے بڑی تعداد میں موجود تھے

نئی دہلی ۹ رفروری۔ بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی آج اڑیسہ پردیش میں بھبنیشور کے مقام پر ایک انتخابی جلسہ سے خطاب کرنے لگیں تو سینکڑوں افراد نے ان پر اینٹوں اور پتھروں کی بارش کر دی اس سے وہ بری طرح زخمی ہو گئیں۔ ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ مسز اندرا گاندھی کا اوپر کا ہونٹ بایاں ابرو اور ناک زخمی ہوئے ہیں۔ یہ معلوم کرنے کے لئے ناک کا ایکسرے لیا جا رہا ہے کہ کہیں ناک کی ہڈی تو نہیں ٹوٹ گئی۔ بھارتی وزیر اعظم کے زخمی ہونے کے سبب ان کا آئندہ پروگرام ملتوی کر دیا گیا ہے۔ وہ کل صوبہ بہار کے صدر مقام پٹنہ میں ایک جلسہ سے خطاب کرنے والی تھیں۔

ہوسٹن ۹ رفروری۔ باکسنگ کے عالمی چیمپئن محمد علی نے بتایا ہے کہ مجھے شاہ فیصل نے سعودی عرب کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے اور میں عنقریب اس دورہ پر روانہ ہو جاؤں گا۔ سعودی عرب میں قیام کے دوران میں مکہ میں عمرہ بھی ادا کروں گا۔ تاکہ ارنی ٹیرل کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے جو کامیابی دی ہے اس پر میں رب کعبہ کا شکر ادا کر سکوں

انہوں نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں مزید بتایا کہ میرے ہمراہ میرے منیجر بھی ہوں گے۔ ہم نے شاہ سعود کی دعوت کو بڑی مسرت سے قبول کیا ہے کیونکہ ہر مسلمان پر زندگی میں ایک بار حج کے لئے مکہ جانا فرض ہے۔ میں اپنے دورے کے دوران عمرہ ادا کروں گا۔ خدا نے مجھے ارنی ٹیرل پر جو فتح دی ہے اس کے لئے وہاں نماز شکرانہ ادا کروں گا۔ میں اب بھی خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ وہ تمام مقابلوں میں میرے ساتھ رہا۔ اور اس نے میری مدد کی اس پریس کانفرنس میں ارنی ٹیرل موجود نہیں تھا۔ جس کی غیر موجودگی تمام لوگوں نے محسوس کی۔

محمد علی نے کہا کہ ٹیرل ایک شریف آدمی ہے اور وہ بڑی خوبیوں کا مالک ہے وہ میدان چھوڑ کر نہیں بھاگا۔ اور وہ بڑی خوبیوں کا مالک ہے۔ وہ میدان چھوڑ کر نہیں بھاگا اور مقابلے کے خاتمہ پر اس نے مجھ سے ہاتھ بھی ملایا۔

نفع ہی نفع

قرآن پاک کی طباعت و اشاعت۔ جو نوٹ خطرہ روپیہ لگا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اور گھر بیٹھے آرام سے بہت معقول نفع ماہوار وصول کرتے ہیں روپیہ محفوظ۔ نفع اتنا مناسب کہ کسی اور جگہ سے نہ مل سکے۔ مکمل تفصیلات معلوم کرنے کے لئے کتاب خاص پیشکش مفت طلب فرمائیے،

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

اعلان نکاح

میرے نسبتی بھائی چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم کی بچی عزیزہ مبارکہ بیگم کا نکاح چوہدری نصیر احمد صاحب پسر اکبر چوہدری غلام رسول صاحب پسرا ک تلونڈی کھنڈراں ضلع سیالکوٹ سے مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۹/۱/۶۷ بعد نماز مغرب پڑھا۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(مسعود احمد سوہاوی کارکن دفتر الفضل ربوہ ضلع جھنگ)

۲۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۴/۱/۶۷ بعد نماز عصر خاکسار کے لڑکے شاہد احمد قریشی بی ایس سی آنرز۔ ایم ایس سی ٹیچر تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول کماسی (غانا) کا نکاح دو ہزار روپے مہر پر عزیزہ آصفہ آمنہ بیگم بنت خان محمد میلے جان صاحب آف کوئٹہ کے ساتھ مسجد مبارک میں پڑھا۔ رخصتانہ کی تقریب ۲۹/۱/۶۷ کو بعد نماز عصر عمل میں آئی۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں

(محمد افضل قریشی مبلغ آئیوری کوسٹ)

راولپنڈی ۹ رفروری۔ راولپنڈی میں کل علی الصبح موسلادھار بارش ہوئی۔ بارش کے ساتھ تیز رفتار ہوائیں بھی چلتی رہیں جن کی رفتار ۲۵ میل فی گھنٹہ تھی۔ بارش سے سردی بڑھ گئی ہے۔ اس سے فصلیں بہتر ہونے کی امید بھی پیدا ہو گئی ہے۔

آزاد کشمیر میں بھی کل صبح سے بارش بارش ہو رہی ہے۔

ٹوکیو ۹ ۔ فروری۔ جمہوریہ چین کی کونسل آف سٹیٹ نے ریڈ گارڈز کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے گھروں کو چلے جائیں!

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیے

سالانہ چندہ: صرف ۶ روپے
(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حج کی اصل غرض یہ ہے کہ انسان ہر قسم کے تعلقات توڑ کر دل سے خدا کا ہو جائے

خدا تعالیٰ نے اِس غرض کو پورا کرنے کے لئے ہی حج کی ظاہری صورت مقرر فرمائی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحج کی آیات ۲۸ تا ۳۰ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں :-

"اسلام نے جس طرح نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کو ضروری قرار دیا ہے اسی طرح اس نے حج کو بھی ایک ضروری فریضہ قرار دیا ہے بے شک حج کی اصل غرض روحانی طور پر یہ ہے کہ انسان ہر قسم کے تعلقات کو توڑ کر دل سے خدا کا ہو جائے۔ مگر اس غرض کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک ظاہری حج بھی رکھ دیا ہے اور صاحب استطاعت لوگوں پر یہ فرض قرار دے دیا کہ وہ گھر بار چھوڑ کر مکہ مکرمہ میں جائیں اور اس طرح اپنے وطن اور عزیز و اقربا کی قربانی کا سبق سیکھیں کیونکہ اسلام جسم اور روح دونوں کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے جس طرح دنیا میں ایک انسان کا ایک مادی جسم ہوتا ہے اور اس جسم میں روح ہوتی ہے۔ اسی طرح مذہب اور روحانیت کے بھی جسم ہوتے ہیں جن کو قائم رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً اسلام نے نماز کی ادائیگی کے لئے بعض خاص حرکات مقرر کی ہوئی ہیں۔ اب اصل غرض تو نماز کی یہ ہے کہ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو۔ اس کی صفات کو وہ اپنے ذہن میں لائے اور ان کے مطابق اپنے آپ کو بنانے کی کوشش کرے۔ ان باتوں کا بظاہر ہاتھ باندھنے یا سیدھا کھڑا ہونے یا زمین پر جھک جانے سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ مگر چونکہ کوئی روح جسم کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی اس لئے خدا تعالیٰ نے جہاں نماز کا حکم دیا وہاں بعض خاص قسم کی حرکات کا بھی حکم دے دیا۔ جن مذاہب نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا۔ اور انہوں نے اپنے پیروؤں کے لئے عبادت کرتے وقت جسم کی حرکات کو ضروری قرار نہیں دیا۔ وہ رفتہ رفتہ عبادت سے ہی غافل ہو گئے۔ اور اگر ان میں کوئی نماز ہوتی بھی ہے تو ایک تمسخر سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح گو حقیقی حج یہی ہے کہ انسان ہر قسم کے تعلقات کو منقطع کر کے خدا کا ہو جائے۔ چنانچہ اسی لئے خواب میں اگر کوئی شخص اپنے متعلق دیکھے کہ اس نے حج کیا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوتی ہے کہ اس کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ انسان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے جیسے وہ فرماتا ہے کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ کہ میں نے بنی نوع انسان کو صرف اپنا مقرب بنانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس حج اس بات کی علامت ہے کہ جس غرض کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا تھا وہ اس نے پوری کر لی۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لو کہ حج کیا ہے؟ خدا تعالیٰ کی رویت اور اس کا دیدار۔ مگر اس کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک ظاہری جسم بھی رکھ دیا تاکہ جسم کے ذریعہ روح کی بھی حفاظت ہوتی رہے۔"

(تفسیر کبیر)

درخت
قدرت کے خاموش کارکن ہیں

لاہور ۱۰ فروری۔ گورنر مغربی پاکستان جناب محمد موسیٰ نے ہفتہ شجرکاری کے موقع پر ایک نشری پیغام میں عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی اسلامی روایات کو زندہ کریں اور زیادہ سے زیادہ باغات لگائیں انہوں نے کہا کہ درختوں کی فراوانی ملک کی خوشحالی اور اہل ملک کی خوش ذوقی کی دلیل ہے مزید برآں درخت اور جنگلات سیم و تھور کے انسداد اور باران رحمت کے حصول کا موثر ذریعہ ہیں قدرت کے یہ خاموش کارکن صنعتی فروغ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

مغربی پاکستان میں ہفتہ شجرکاری آج سے شروع ہو رہا ہے۔

ہفتہ شجرکاری!

مورخہ ۱۰ فروری سے مغربی پاکستان میں ہفتہ شجرکاری شروع ہو رہا ہے اس موقع پر حکومت کی طرف سے بڑی تعداد میں پودہ جات اور قلمیں مفت تقسیم کی جائیں گی احباب کو چاہیئے کہ یہ حاصل کریں اور اپنے کھیتوں کی منڈیروں پر اور پانی پہنچانے والی نالیوں کے کناروں پر اور اپنے گھروں میں کثرت سے پودے لگائیں۔ بعد میں ان کی حفاظت بھی کریں۔ اس سے نہ صرف قومی ضرورت پوری ہو گی بلکہ ان کا اپنا فائدہ بھی ہو گا ہمارے ملک میں عمارتی لکڑی اور ایندھن کی بڑی کمی ہے۔

(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

امتحان کارکنان صدر انجمن احمدیہ ۵ مارچ کو ہو گا

الفضل ۱۳ نومبر ۶۶ء کے شمارہ میں اعلان کیا گیا تھا کہ کارکنان صدر انجمن احمدیہ کا امتحان مارچ ۶۷ء کے پہلے ہفتہ میں ہو گا۔ اب اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ امتحان ۵ مارچ ۶۷ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح مسجد مبارک میں ہو گا۔ متعلقہ کارکنان مطلع رہیں نصاب حسب ذیل ہے۔ جس کا اعلان پہلے کئی دفعہ کیا جا چکا ہے۔

۱۔ قرآن کریم :- سورۃ النساء کا ترجمہ اور مختصر تفسیر
۲۔ علم کلام : رسالہ "اسلام اور جہاد" } ۷۵ نمبر
۳۔ انٹرویو عام دینی سوالات ... ۲۵ نمبر

(ناظر اصلاح و ارشاد)

صدر کو قرآن پاک کا نسخہ پیش کیا گیا

ربوہ ۱۰ فروری۔ رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل شیخ سرور الصبان اور وفد کے دوسرے ارکان نے کل یہاں صدر ایوب سے ملاقات کی اور نصف گھنٹہ تک ان سے بات چیت کی اس موقع پر شیخ سرور الصبان نے صدر ایوب کو قرآن پاک کا ایک نسخہ پیش کیا۔

میجر بشیر احمد صاحب پراچہ آف سرگودہا وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ جنرل منیجر سرگودہا بھیرہ بس سروس، سرگودہا کے برادر اصغر میجر الحاج بشیر احمد صاحب پراچہ مورخہ ۹ فروری ۱۹۶۷ء بروز جمعرات ۲/۱ ۵ بجے شام دل کے حملہ سے اچانک وفات پا گئے آپ کی عمر ۴۷ سال تھی۔ آپ مکرم صوفی عبدالغفور صاحب سابق مبلغ امریکہ کے داماد تھے۔ آپ کا جنازہ آج مورخہ ۱۰ فروری کو سرگودہا سے ربوہ لایا جا رہا ہے آج کسی وقت بعد نماز جنازہ تدفین عمل میں آئے گی

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں خاص مقام قرب عطا کرے۔ ان کے بچوں کا جو سب چھوٹی عمر کے ہیں دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(ڈاکٹر شیخ محمود الحسن سرگودہا)

انٹرمیڈیٹ کے سپلیمنٹری امتحان کے نتیجہ کا اعلان کر دیا گیا

لاہور ۱۰ فروری۔ ثانوی تعلیمی بورڈ کے اعلان کے مطابق انٹرمیڈیٹ کے سپلیمنٹری امتحان کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ نتیجہ کا گزٹ لاہور میں حبیب بنک کی تمام شاخوں اور دیگر ضلعی صدر دفاتر سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴